سوال

میرے سوال کا تعلق میری والدہ کی عدت سے ہے : میرے والدین امریکہ کی سیر کے گئے تو والد صاحب وہیں بہت بیمار ہونے کے بعد وفات پا گئے ، تو اس وقت سے لیکر ابھی تک والدہ امریکہ میں اسی گھر میں رہائش پذیر ہیں جہاں وہ والد صاحب کے ساتھ رہتی تھیں اور یہ گھر ہمارے ایک رشتہ دار کی ملکیت ہے ۔ تو سوال یہ ہے کہ : کیا میری والدہ پر اپنی عدت وہیں گزارنا واجب ہے یا کہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے وطن واپس پاکستان واپس آجائیں ؟ معاملات کی پیروی کرنے کے لیے ان کا پاکستان واپس آنا بہت ہی اہم ہے مثلا املاک وغیرہ کے معاملات ۔ ۔ ۔ الخ میرے سوال کا شریعت اسلامیہ کے مطابق جواب دینے کے لیے میں آپ کا ممنون و مشکور ہوں گا

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

خاوند کی وفات کے بعد عدت گزارنے والی عورت کا گھر میں رہ کر عدت گزارنے میں علماء کرام کے دو قول ہیں :

ان میں سے مشہور اور قوی قول یہ ہے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہی عدت گزارے ۔

اکثر علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ بھی شامل ہیں کا یہی قول ہے ان کی دلیل میں مندرجہ ذیل حدیث شامل ہے :

فریعہ بنت مالک رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور ان سے سوال کیا کہ اس کا خاوند اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو تلاش کرنے نکلا اور جب وہ ان کے قریب جا پہنچا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا تو کیا وہ اپنے خاندان بنو خدرہ میں واپس چلی جائے کیونکہ میرے خاوند نے مجھے اپنی ملکیت والے گھر میں نہیں چھوڑا ؟

وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا جی ہاں آپ جا سکتی ہیں ، تو میں واپس پلٹی اور ابھی کمرہ یا مسجد میں ہی تھی تو انہوں نے مجھے بلایا ، یا پھر مجھے حکم دیا ، میں وہی قصہ دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دھرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ تم اپنے گھر میں ہی رہو حتی کہ تمہاری عدت ختم ہو جائے ۔

ان کا کہنا ہے کہ میں نے اس گھر میں چار ماہ دس دن عدت گزاری ، اور جب عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا وقت آیا تو انہوں نے مجھ سے اس کے متعلق سوال کیا اور میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے بھی اسی کی پیروی کرتے ہوئے فیصلہ کیا ۔ سنن ابوداود ، سنن نسائی ، سنن ترمذی ، سنن ابن ماجہ ، امام ترمذی ، ابن حبان ، حاکم ، اور ابن نعیم رحمہم اللہ تعالی وغیرہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : اس میں ایسی کوئی چیز نہیں جو سنت صحیحہ کو رد کرنے کا باعث ہو جسے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ اور اکابر صحابہ کرام نے قبول کیا ۔ اھ دیکھیں زاد المعاد (691/5) ۔

فائدہ :

بعض اوقات عدت گزارنے والی عورت اور یا پھر اس کے گھر میں کوئی اضطراری حالت پیدا ہو سکتی ہے مثلا : ڈر اور خوف ، انہدام ، غرق ، یا پھر دشمن کا خوف ، یا وحشت ، یا یہ کہ وہ فاسق فاجر لوگوں کے درمیان رہائش پذیر ہو ، یا پھر اس کے ورثہ اسے وہاں سے لانے کا ارادہ کر لیں ، یا پھر اس کا وہاں رہنا اولاد یا مال و دولت کے ضیاع کا باعث بن جائے ، وغیرہ ۔

احناف ، حنابلہ ، مالکیہ کے جمہور علماء کے ہاں اس حالت میں اس کے لیے وہاں سے اپنی مرضی کی رہائش میں منتقل ہونا جائز ہے ، اور اس کے لیے لازم نہیں کہ وہ قریبی رہائش اختیار کرے بلکہ وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے ۔

لیکن شرط یہ ہے کہ اس دوسری رہائش میں بھی وہ ان احکام کی پابندی کرے گی جو پہلی رہائش میں کرتی تھی ۔

اور جو عورت اپنے خاوند کی فوتگی کے وقت والے گھر میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کو چلا سکتی ہو اسے وہاں سے منتقل ہونا صحیح نہیں کیونکہ اس کا کوئی عذر نہیں ہے ، مثلا وہ وراثت یا املاک کے بارہ میں کسی معتبر شخص کو وکیل بنا سکتی ہے ۔

اس بنا پر اگر آپ کی والدہ جس گھر میں اپنے خاوند کی فوتگی کے وقت رہ رہی تھی وہاں پر عدت گزار سکتی ہے اور اس کے لیے ممکن ہے تو وہ اسی گھر میں عدت گزارے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

6240